(This question paper contains 3 printed pages)

Roll No.

Sl. No of Question Paper: 462

Unique Paper Code: 214569

D

Name of the Paper: Urdu-B

Name of the Course: B. A. (Prog.) Urdu-B

Semester: V

Duration : 3 hours

Maximum Marks : 75

(Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper .)

۱۔ درج ذیل نثری اقتباسات میں سے ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔ ۱۰

(الف)

مشکل اس سے بھی زیادہ سخت یہ ہے کہ موجودہ سوسائٹی کا مذاق چونکہ اس نئی روش سے بالکل بیگانہ ہوتا ہے اس لئے نہ کوئی اس کی مشکلات کا اندازہ کر سکتا ہے اور نہ کہیں اس کی محنت کی داد مل سکتی ہے پس کوئی شخص جب تک کہ زمانے کی قدردانی سے بالکل دست بردار ہو کر اس دہقان کی مانند جو اخیر عمر میں کھرنی کی پود اپنی زمین میں لگائے محض ایک موہوم امید پر آئندہ نسلوں کی ضیافت طبع کا منصوبہ باندھے اس کوچہ میں ہرگز قدم نہیں رکھ سکتا۔

اگرچہ یہ ممکن ہے کہ نئی روش پر چلنے والا شاعر کوئی مضمون زمانے کی ضرورت اور مقتضائے حال کے موافق شعر کے لباس میں جلوہ گر ہو کے ملک کے جدت پسند لوگوں میں کچھ شہرت یا قبولیت حاصل کر لے اور ایک خاص حیثیت سے اس کے کلام کی داد توقع سے زیادہ اس کو مل جائے۔ مگر شاعر کی حیثیت سے نہ تو فی الواقع وہ اس کے کلام کی داد ہوتی ہے اور نہ وہ اس کو داد سمجھتا ہے۔

(ب)

آگ ایک عجیب نامبارک اولاد ہے ، پیدا ہوتے ہی ماں باپوں کو کھا جاتی ہے۔ جن لکڑیوں کی زناشوئی سے پیدا ہوتی ہے انہیں کو جلا کر خاک کر دیتی ہے اور ماں باپ کو زندہ مار کر زندہ رہتی ہے۔ آگ ہی ہماری دشمن جاں سوز بھی ہے اور دوست دل افروز بھی ، وہ گھر گھر مبارک مہمان ہے، مہربان دوست ایسی کہ ہماری راحت کے لیے ہمارے رنج وتکلیف کو دور کرنے کے لیے آسائش وآرام کے واسطے صدہا ضروریات زندگی کے رفع کرنے کے واسطے وہ سامان مہیا کرتی ہے۔ ہمارے چولھے پر ماما گری کرتی ہے۔ اپلے کنڈے جلا کر روٹی اور کھانا پکاتی ہے۔ آگ ہی نے انسان کو کھانا پکانا سکھایا ہے جس کے سبب سے وہ اور حیوانوں سے ممتاز ہو گیا ہے۔ جیسا کہ انسان حیوان ناطق کہلاتا ہے ایسا ہی پرندہ

P.T.O.

حیوان۔ کیونکہ کوئی حیوان اپنی ہنڈیا پکانے کے لیے آگ پر نہیں چڑھاتا۔ یہ تو حضرت انسان ہی عقل کے پودے ہیں کہ پھونک پھونک کر آگ روشن کرتے ہیں اور اپنی خوراک پکاتے ہیں اور اس کی دھونی سے آنکھوں کو اذیت پہنچاتے ہیں۔

۲۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے ایک کی تشریح مع حوالہ کیجیے۔ ۱۰

(الف)

ڈھونڈو گے اگر ملکوں ملکوں ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم
تعبیر ہے جس کی حسرت و غم اے ہم نفسو وہ خواب ہیں ہم

اے درد پتہ کچھ تو ہی بتا اب تک یہ معمہ حل نہ ہوا
ہم میں ہے دل بیتاب نہاں ، یا آپ دل بیتاب ہیں ہم

میں حیرت و حسرت کا مارا خاموش کھڑا ہوں ساحل پر
دریائے محبت کہتا ہے ، آ کچھ بھی نہیں پایاب ہیں ہم

اے ضعف تڑپتے جی بھر کر، تو نے مری مشکیں کس دی ہیں
ہو بند اور آتش پر ہو چڑھا سیماب بھی وہ سیماب ہیں ہم

اب بھی اک عمر پہ جینے کا نہ انداز آیا
زندگی چھوڑ دے پیچھا مرا ، میں باز آیا

(ب)

مستی میں فروغ رخ جاناں نہیں دیکھا
سنتے ہیں بہار آئی گلستاں نہیں دیکھا

زاہد نے مرا حاصل ایماں نہیں دیکھا
رخ پر تری زلفوں کو پریشاں نہیں دیکھا

آئے تھے سبھی طرح کے جلوے مرے آگے
میں نے مگر اے دیدۂ حیراں نہیں دیکھا

ہر حال میں بس پیش نظر ہے وہی صورت
میں نے کبھی روئے شب ہجراں نہیں دیکھا

کیا کیا ہوا ہنگام جنوں یہ نہیں معلوم
کچھ ہوش جو آیا تو گریباں نہیں دیکھا

۳۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے ایک کی تشریح مع سیاق و سباق کیجیے۔ ۱۰

(الف)

کہنے لگا چاند ، ہم نشینو !
اے مزرع شب کے خوشہ چینو !
جنبش سے ہے زندگی جہاں کی
یہ رسم قدیم ہے یہاں کی
ہے دوڑتا اشہب زمانہ
کھا کھا کے طلب کا تازیانہ
اس رہ میں مقام بے محل ہے
پوشیدہ قرار میں اجل ہے

چلنے والے نکل گئے ہیں — جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں

انجام ہے اس خرام کا حسن

آغاز ہے عشق ، انتہا حسن

(ب)

قلب پر جس کے نمایاں نور و ظلمت کا نظام — منکشف جس کی فراست پر مزاج صبح و شام

خون ہے جس کی جوانی کا بہار روزگار — جس کے اشکوں پر فراغت کے تبسم کا مدار

جس کی محنت کا عرق تیار کرتا ہے شراب — اڑ کے جس کا رنگ بن جاتا ہے جاں پرور گلاب

قلب آہن جس کے نقش پا سے ہوتا ہے رقیق — شعلہ خوں جھونکوں کا ہمدم ، تیز کرنوں کا رفیق

خون جس کا بجلیوں کی انجمن میں باریاب — جس کے سر پر جگمگاتی ہے کلاہ آفتاب

لہر کھاتا ہے رگ خاشاک میں جس کا لہو — جس کے دل کی آنچ بن جاتی ہے سیل رنگ و بو

دوڑتی ہے رات کو جس کی نظر افلاک پر — دن کو جس کی انگلیاں رہتی ہیں نبض خاک پر

۴۔ ابوالکلام آزاد کے مضمون " قول فیصل " پر تفصیلی گفتگو کیجیے۔ ۱۰

یا

مضمون " آگ " پر تبصرہ کیجیے۔

۵۔ شاد عظیم آبادی کی غزل گوئی کی خصوصیات قلم بند کیجیے۔ ۱۰

یا

اصغر گونڈوی کی غزل گوئی کی خوبیوں پر روشنی ڈالیے۔

۶۔ جوش ملیح آبادی کی نظم " کسان " کے مرکزی خیال پر اظہار خیال کیجیے۔ ۱۰

یا

اقبال کی شاعرانہ عظمت پر مفصل تبصرہ کیجیے۔

۷۔ درج ذیل میں سے پانچ کی تعریف مع امثال کیجیے۔ ۱۵

مبالغہ ، تجاہل عارفانہ ، تضاد ، لف ونشر ، تجنیس محرف ، ایہام ، تلمیح ، مراعات النظیر ، تجنیس تام۔